[1999] سپریم کورٹ رپوٹس3.S.C.R

از عدالت عظمی

شیلم رمیش اور دیگر

بنام

اسٹیٹ آف آندھرا پردیش

12اکتوبر1999

[جی ٹی ناناوتی اورایس این پھکن، جسٹسز]

فوجداری مقدمہ:

قتلِ عمد–ملزم کی شناخت –روشنی کا منبع –کافی– پیپلز وار گروپ کے ملزم ارکان نے مذکورہ گروپ کے سابق ارکان میں سے ایک پر فائرنگ کی–ملزم جو پہلے سے ہی چشم دید گواہوں کو جانتا تھا–چشم دید گواہی دیتے ہیں کہ وہ اسٹریٹ لائٹس اور پڑوسی دکانوں سے آنے والی لائٹس کی وجہ سےملزم کی شناخت کر سکتے ہیں–منعقد ہوا،ملزم کی شناخت کے لیے کافی روشنی تھی۔

فوجداری ضابطہ اخلاق، 1973 – دفعات 154 – ایف آئی آر – درج –قتلِ عمد–تھوڑی ہی دوری پر پولیس اسٹیشن – ایف آئی آر – درج کرنے میں تاخیر – اثر – مذکورہ گروپ کے تین سابق ممبروں میں سے ایک پر ہتھیاروں سے فائرنگ کرنے والے پی ڈبلیو جی کے ملزم ممبران – ایک چشم دید گواہ فاصلے پر پولیس اسٹیشن کی طرف دوڑتا ہوا–زخمی گواہ کو ہسپتال لے جایا گیا جہاں اس نے واقعے کے 55 منٹ بعد دم توڑ دیا– اطلاع دہندہ پولیس اسٹیشن واپس آتا ہے اور 5 منٹ کے بعد ایف آئی آر لوڈ کرتا ہے–منعقد، ایک مخبر کے لیے ہسپتال بھاگنا اور زخمی ہونے کو یقینی بنانا فطری انسانی طرز عمل ہے۔طبی مدد– اس طرح، ایف آئی آر درج کرنے میں کوئی تاخیر نہیں ہے–تعزیراتی ضابطہ، 1860، دفعات 302 اصول وار دفعات 34– آرمز ایکٹ، 1959– دفعات 27 – دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987 دفعات 3(2)(i)(ii) اور 5۔

تعزیراتی ضابطہ، 1860 – دفعات 302 اور 34–قتلِ عمد–مشترکہ ارادہ–موت کا سبب بننے کے لیے پہلے سے طے شدہ منصوبہ– آتشین ہتھیاروں کا استعمال قائم –منعقد، اثباتِ جُرم پائیدار۔

شواہد ایکٹ، 1872 – گواہ – چشم دید گواہوں کا معائنہ –کسی بھی آزاد گواہ کا معائنہ نہیں کیا گیا– اثر–منعقد، آزاد گواہوں کی عدم جانچ، چشم دید گواہ کو مسترد کرنے کی بنیاد نہیں ہوسکتی – اثباتِ جُرم گواہ کے واحد ثبوت پر مبنی ہو سکتی ہے اگر اس سے اعتماد پیدا ہوتا ہے– عدالتیں معیار سے متعلق ہیں نہ کہ ثبوت کی مقدار سے۔

ملزم اپیل گزاروں پر دفعات 34 آئی پی سی، آرمز ایکٹ 1959 کی دفعات 27 اور دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ 1987 کی دفعات 3(2)(i)(ii) اور 5 کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کے مطابق، ملزم اپیل گزار پیپلز وار گروپ (پی ڈبلیو جی) کے رکن تھے۔ استغاثہ کے مطابق، بدقسمت دن، جب کہ آر پی ڈبلیو 1 اور 2، پی ڈبلیو جی کے تمام سابق ممبران ہیئر کٹنگ سیلون کے سامنے بیٹھے تھے، پستول اور تمانچوں سے لیس ملزم اپیل کنندگان آئے اور آر پر فائرنگ کی۔ پی ڈبلیو- 1 کچھ فاصلے پر پولیس اسٹیشن پہنچا، پولیس کو لایا اور زخمیوں کو ہسپتال لے گیا۔ R واقعے کے 55 منٹ بعد ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ اس کے بعد، پی ڈبلیو 1 پولیس اسٹیشن واپس آیا اور 5 منٹ کے بعد ایف آئی آر درج کرائی۔ ٹرائل کورٹ نے پی ڈبلیو 1 سے 4 کے شواہد پر بھروسہ کرتے ہوئے مجرم قرار دیا اور ملزم کو سزا سنائی۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

ملزم—اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ایف آئی آر درج کرنے میں ایک گھنٹے کی تاخیر ہوئی حالانکہ پولیس اسٹیشن جائے وقوع سے 200 فٹ کے فاصلے پر تھا؛ کہ ملزم کی شناخت کے لیے کافی روشنی نہیں تھی اور یہ کہ استغاثہ کے ذریعے کسی آزاد گواہ کی جانچ نہیں کی گئی، حالانکہ وہ واقعے کے وقت موجود تھے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1: ایف آئی آر درج کرنے میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ جرم شام 7 بجے ہوا اور پی ڈبلیو 1 پولیس اسٹیشن پہنچا اور پولیس کے ساتھ جائے وقوع پر واپس آیا۔ مخبر پی ڈبلیو 1 کا پولیس اسٹیشن کی طرف بھاگنا فطری انسانی طرز عمل تھا کیونکہ متوفی کو چوٹیں آئی تھیں۔ اس کی حفاظت کے علاوہ اس کی پہلی ذمہ داری پولیس کو جائے وقوع پر لانا اور اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ متوفی کو طبی مدد فراہم کی جائے۔ وہ پولیس کے ساتھ جائے وقوع پر واپس آیا اور متوفی کو ہسپتال لے جایا گیا جہاں وہ شام 7 بج کر 55 منٹ پر اپنی جیوری میں دم توڑ گیا، اس کے فوراً بعد، 5 منٹ کے اندر پی ڈبلیو 1 پولیس اسٹیشن واپس آیا اور باضابطہ ایف آئی آر درج کرائی۔ [B؛A-E 594؛D-593]

2۔ یہ قبول نہیں کیا جا سکتا کہ پی ڈبلیو 1 اور 2 کے ذریعے ملزم کی شناخت کے لیے کافی روشنی نہیں تھی۔ پی ڈبلیو 1 اور 2 پی ڈبلیو جی کے سابق اراکین تھے اور اس لیے ملزم افراد کو وہ جانتے تھے۔ پی ڈبلیو 1 کی جرح میں یہ بات سامنے آئی کہ وہ اسٹریٹ لائٹس اور پڑوسی دکانوں سے آنے والی لائٹس کی وجہ سے ملزم کی شناخت کر سکتا ہے۔ پی ڈبلیو 2 نے بیان دیا ہے کہ وہ ملزم کو واقعے سے پہلے ہی جانتا تھا اور وہ روشنی میں ان کی شناخت کرنے میں کامیاب رہا۔ یہ سچ ہے کہ یہ حقیقت پی ڈبلیو 2 نے دفعہ 161 فوجداری پی سی کے تحت اپنے بیان میں نہیں بتائی تھی لیکن صرف اس غلطی کی وجہ سے، پی ڈبلیو 1 کے واضح ثبوت کے پیش نظر شناخت کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ مزید پی ڈبلیو ایس 3 اور 4، ہیئر کٹنگ سیلون کے شراکت داروں نے عدالت کے سامنے واضح طور پر بیان دیا ہے کہ وہ ملزم افراد کی شناخت کر سکتے ہیں کیونکہ اسٹریٹ لائٹس اور دکانوں کی لائٹس جل رہی تھیں۔ ان دونوں گواہوں نے عدالت میں ملزم کی شناخت بھی کی۔ [D؛C-594 E؛]

3۔ ریکارڈ پر موجود شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم آتشیں ہتھیاروں سے لیس ہو کر اکٹھے ہوئے اور پستول اور دیسی ساختہ بندوق سے

فائرنگ کی۔ پستول اور دیسی ساختہ بندوق دونوں استعمال کی گئیں، جو جائے وقوعہ سے برآمد شدہ خالی کارتوس سے قائم کی گئی ہیں۔ یہ حقیقت کہ ملزم آتش گیر ہتھیاروں کے ساتھ جائے وقوع پر اکٹھے ہوئے، یہ ثابت کرے گی کہ ان کے درمیان موت کا سبب بننے کے لیے پہلے سے طے شدہ منصوبہ تھا۔ چونکہ موت کا سبب بننے کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے میں ملزم–اپیل گزاروں کی شرکت تھی، اس لیے آئی پی سی کے قواعد کے مطابق آئی پی سی کی دفعہ 34 کے تحت اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔[D؛C؛B–595]

4۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے شواہد پر کچھ بھی نہیں ہے کہ اس واقعے کا کوئی اور چشم دید گواہ تھا۔ تمام چشم دید گواہوں کا معائنہ کرنے کے بعد، چاہے قریب میں موجود دیگر افراد کا معائنہ نہ کیا گیا ہو، چشم دید گواہوں کے ثبوت کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ عدالتوں کا تعلق معیار سے ہوتا ہے نہ کہ شواہد کی مقدار سے اور فوجداری مقدمے میں؛ اثباتِ جُرم گواہ کے واحد ثبوت پر مبنی ہو سکتی ہے اگر اس سے اعتماد پیدا ہوتا ہے۔[B؛A–596]

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1999: کی فوجداری اپیل نمبر685۔

1994 کے سیشن کیس نمبر 90 میں آندھرا پردیش کے کریم نگر میں نامزد عدالت کے 15.11.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس آر بھٹ

جواب دہندہ کے لیے جی پربھاکر

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

فوکان، جسٹس ۔دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1989 (مختصر طور پر ٹاڈا) کی دفعہ 19 کے تحت یہ اپیل فاضل سیشن جج (نامزد عدالت)، کریم نگر، آندھرا پردیش کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہے۔ متنازعہ فیصلے اور حکم کے ذریعے ملزم اپیل کنندگان شیلم رمیش (اے–2) اور سمدرلا کماری ملیشم راجنا (اے–3) کو آرمز ایکٹ 1959 کی دفعات 34 آئی پی سی کی دفعات 27 اور ٹی اے ڈی اے کی دفعات 3(2)(i)(ii) اور 5 کے ساتھ آئی پی سی کی دفعات 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔

اے 2، اے 3 و دیگر بھیمنّا بیری رام چندر (اے–1) سی پی آئی (ایم ایل) پیپلز وار گروپ (مختصر طور پر پی ڈبلیو جی) کے رکن ہیں۔ متوفی راملنگی چندریا، منچی کٹلا شنکر (پی ڈبلیو1) اور تھوٹا پال (پی ڈبلیو2) مذکورہ پی ڈبلیو جی کے ممبر تھے لیکن انہوں نے اس واقعے سے چار سال قبل ہی اس گروپ سے اپنے تعلقات منقطع کر لیے تھے اور وہ اپنی حفاظت اور سلامتی کے لیے جگتیال میں اپنے گاؤں سے دور رہ رہے تھے۔

30.01.1993 کو شام تقریباً 7.00 بجے متوفی، PWs-1 اور 2 ہمیشہ کی طرح جگتیال کے بس اسٹینڈ کے قریب شری

وینکٹیشوارا ہیئر کٹنگ سیلون کے سامنے بیٹھے تھے۔اچانک A1 سے A3 پستول اور تمانچا (ملکی بندوق) سے لیس آئے اور مقتول پر فائرنگ کردی۔ PW1 فرار ہو کر جگتیال تھانے کی طرف بھاگا۔متوفی –رامٹینکی چندرایا بندوق کی گولی کا نشانہ بن کر زخمی ہو گیا۔اسے جگتیال کے سرکاری اسپتال لے جایا گیا جہاں اس نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ دیا۔اس کے بعد ملزمان واردات کی جگہ سے اپنے سائیکلوں پر چلے گئے۔ PW2 دوسری طرف چلا گیا۔اس کے بعد A2 اور A3 کو گرفتار کیا گیا۔تحقیقات کے بعد، فرد جرم دفعہ 302، 307 کے ساتھ 34 آئی پی سی کے ساتھ پڑھی گئی، آرمس ایکٹ 1959 کی دفعہ 7 اور TADA کی دفعہ 3 اور 4 کے تحت پیش کی گئی۔ال کا کیس الگ کر دیا گیا کیونکہ وہ مفرور تھا۔استغاثہ کی جانب سے گیارہ گواہان پر جرح کی گئی۔ضبط شدہ اشیاء کو پیش کیا گیا اور ذیل کی عدالت نے مذکورہ دفعہ کے تحت دونوں ملزمین کو مجرم پایا سوائے دفعہ I.P.C 307 کے اور اس کے مطابق انہیں سزا سنائی۔

ٹرائل کورٹ چشم دید گواہوں پی ڈبلیو– 1 سے پی ڈبلیو– 4 کے شواہد پر یقین کرتی ہے اور اس نتیجے پر پہنچی کہ پی ڈبلیو– 1 اور پی ڈبلیو– 2 نے واقعے سے تقریبا 4 سال قبل پی ڈبلیو جی سے اپنا تعلق منقطع کر لیا تھا اور وہ مذکورہ گروپ کی ہٹ لسٹ میں تھے اور یہی متوفی کی موت کا سبب بنا۔ٹرائل کورٹ نے استغاثہ کے اس بیان کو بھی قبول کر لیا کہ پی ڈبلیو–1، 2 اور متوفی جو پی ڈبلیو جی کی ہٹ لسٹ میں تھے، اپنی حفاظت کے لیے جگتیال میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے گھر کے کنارے رہ رہے تھے۔استغاثہ کے ثبوت کو قبول کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ پی ڈبلیو–1، پی ڈبلیو– 2 اور متوفی کو سری وینکٹیشور ہیئر کٹنگ سیلون میں بیٹھنے کی عادت تھی۔پی ڈبلیو 1 سے 4 نے واضح طور پر بیان دیا کہ تینوں ملزم افراد آئے اور متوفی پر گولی چلائی اور پی ڈبلیو 1 سے پی ڈبلیو 4 کے شواہد کو جرح میں توڑا نہیں جا سکا۔استغاثہ کے لیے مذکورہ بالا شواہد کو قبول کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ استغاثہ اے 2 اور اے 3 کے خلاف دفعہ 34 آئی پی سی کے ساتھ پڑھ کر دفعہ 302 کے تحت الزام ثابت کر سکتا ہے۔

پی ڈبلیو– 1 سے پی ڈبلیو– 4 کے واضح شواہد کے پیش نظر کہ ملزموں کے پاس آتشین اسلحہ تھا اور انہوں نے متوفی پر گولی چلائی تھی، عدالت نے فیصلہ دیا کہ آرمز ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت الزام بھی ثابت ہو چکا ہے۔

پی ڈبلیو– 1 سے پی ڈبلیو– 4 کا ثبوت کہ ملزم افراد آتشین ہتھیاروں سے لیس تھے اور متوفی کی موت کا سبب بنے، اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے کافی تھا کہ انہوں نے علاقے کے لوگوں میں دہشت پھیلانے کے لیے ایسا کیا۔اس کے مطابق، عدالت نے فیصلہ دیا کہ ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 3(2)(i)(ii) اور دفعہ 5 کے تحت الزام استغاثہ کے ذریعے ثابت ہوا۔

دفعہ 34 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 307 کے تحت الزام کے حوالے سے ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ پی ڈبلیو– 1 یا پی ڈبلیو– 2 یا کسی دوسرے چشم دید گواہ کے بیانات کی عدم موجودگی میں کہ پی ڈبلیو– 1 اور پی ڈبلیو– 2 کی موت کی کوشش کی گئی تھی، استغاثہ کے ذریعے الزام ثابت نہیں کیا جا سکا اور اسی کے مطابق بری کر دیا گیا۔

ملزم اپیل گزاروں کے وکیل کی طرف سے پہلی دلیل تھی کہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرنے میں ایک گھنٹے کی تاخیر ہوئی حالانکہ پولیس اسٹیشن جائے وقوعہ سے 200 فٹ کے فاصلے پر تھا۔ہمیں شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ جرم شام 7 بجے ہوا اور پی ڈبلیو– 1 پولیس اسٹیشن

پہنچا اور پولیس کے ساتھ جائے وقوع پر واپس آیا۔ متوفی کو رکشہ میں ہسپتال لے جایا گیا۔ پی ڈبلیو– 1 بھی وہاں گیا۔ پی ڈبلیو– 2 نے یہ بھی بیان دیا ہے کہ واقعے کے بعد وہ جائے وقوع پر واپس آیا اور وہ پولیس اور پی ڈبلیو 1 کے ساتھ متوفی کو ہسپتال لے گیا۔

ڈاکٹر راؤ، پی ڈبلیو– 6 نے بیان دیا ہے کہ واقعے کی تاریخ پر، انہوں نے متوفی کا 7:45 بجے معائنہ کیا۔ پی ڈبلیو– 6 نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ انہوں نے متوفی پر کئی زخم پائے ہیں اور موت خون بہنے اور آتشین ہتھیاروں سے ہونے والے ان زخموں کے صدمے کی وجہ سے ہوئی تھی۔ پی ڈبلیو– 6 کے مطابق، یہ چوٹیں عام نوعیت میں موت کا سبب بننے کے لیے کافی تھیں۔

ہیڈ کانسٹیبل ایم ماروتھی، پی ڈبلیو– 8 کے ثبوت سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ پی ڈبلیو– 1 واقعہ کی تاریخ کو رات 8 بجے پولیس اسٹیشن آیا تھا۔ اس نے ایک زبانی بیان دیا جسے ریکارڈ کیا گیا اور ایف آئی آر (اقتباس پی 1) کے طور پر مانا گیا۔

مخبر پی ڈبلیو 1 (جو ہٹ لسٹ میں تھا) کا پولیس اسٹیشن کی طرف بھاگنا فطری انسانی طرز عمل تھا کیونکہ متوفی کو بندوقوں سے مارا گیا اور اسے چوٹیں آئیں۔ اس کی حفاظت کے علاوہ اس کی پہلی ذمہ داری پولیس کو جائے وقوع پر لانا اور اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ متوفی کو طبی مدد فراہم کی جائے۔ وہ پولیس کے ساتھ جائے وقوع پر واپس آیا اور متوفی کو ہسپتال لے جایا گیا جہاں وہ شام 7 بج کر 55 منٹ پر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ اس کے فوراً بعد، پی ڈبلیو 1 پولیس اسٹیشن واپس آیا اور باضابطہ ایف آئی آر درج کرائی۔ ڈاکٹر پی ڈبلیو 6 نے بیان دیا ہے کہ متوفی کی شام 7 بج کر 55 منٹ پر موت ہوئی۔ مندرجہ بالا شواہد سے، ہم سمجھتے ہیں کہ ایف آئی آر درج کرنے میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی تھی۔

اگلی دلیل ہے کہ پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 2 کے ذریعے ملزم کی شناخت کے لیے کافی روشنی نہیں تھی۔ پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 2 پی ڈبلیو جی کے ممبر تھے اور اس لیے ملزم افراد کو وہ جانتے تھے۔ پی ڈبلیو 1 کی جرح میں یہ بات سامنے آئی کہ وہ اسٹریٹ لائٹ اور پڑوسی دکانوں سے آنے والی لائٹس کی وجہ سے ملزم کی شناخت کر سکتا ہے۔ پی ڈبلیو 2 نے بیان دیا ہے کہ وہ ملزم کو واقعے سے پہلے ہی جانتا تھا اور وہ علاقے کی روشنی میں ان کی شناخت کرنے میں کامیاب رہا۔ یہ سچ ہے کہ یہ حقیقت پی ڈبلیو 2 نے دفعہ 161 سی آر کے تحت اپنے بیان میں نہیں بتائی تھی۔ پی سی لیکن صرف اس غلطی کی وجہ سے، پی ڈبلیو 1 کے واضح ثبوت کے پیش نظر شناخت کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ راجا کونڈا را کیاہا، پی ڈبلیو 3 اور کانڈی لکشمن پی ڈبلیو 4 جو بال کاٹنے والے سیلون کے شراکت دار ہیں، نے عدالت کے سامنے واضح طور پر بیان دیا ہے کہ وہ ملزموں کی شناخت کر سکتے ہیں کیونکہ اسٹریٹ لائٹس اور دکانوں کی لائٹس جل رہی تھیں۔ ان دونوں گواہوں نے عدالت میں اے 2 اور اے 3 کی شناخت کی۔ لہذا، اپیل کنندہ کے لیے تعلیم یافتہ وکیل کے اس جمع کرانے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

اگلے نکتے پر زور دیا گیا ہے کہ ملزم اے 2 اور اے 3 کے ذریعے ادا کیے گئے کردار کے حوالے سے پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 2 کے شواہد میں تضادات کے پیش نظر، اثباتِ جُرم پائیدار نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ ملزم اے 2 اور اے 3 کے ذریعے ادا کیے گئے کردار کے حوالے سے کچھ تضادات ہیں۔

پی ڈبلیو 1 اور پی ڈبلیو 2 نے عدالت کے سامنے بیان دیا ہے کہ تمام ملزم افراد آتشین اسلحہ لے کر آئے تھے۔ پی ڈبلیو 1 کے مطابق ملزم

آل کے پاس پستول، اے 2 دیسی ساختہ بندوق اور اے 3 بیگ تھا اور انہوں نے پستول اور دیسی ساختہ بندوق دونوں سے متوفی پر فائرنگ کی۔ جرح میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان گواہوں کے مطابق اے 1 نے اپنی پستول متوفی کے سینے پر رکھ کر گولی چلائی اور اے 2 نے دیسی ساختہ بندوق سے گولی چلائی۔ پی ڈبلیو-2 کے مطابق، اے 1 اندر آیا اور متوفی پر گولی چلائی اور اس کے بعد، اے 3 آیا اور متوفی پر دیسی بندوق سے گولی چلائی۔ پی ڈبلیو 3، ہیئر کٹنگ سیلون کے مالک نے عدالت کے سامنے گواہی دی کہ تین افراد سائیکل پر آتشیں اسلحہ لے کر آئے اور متوفی پر گولی چلا کر چلے گئے۔ پی ڈبلیو 4 نے معزول کر دیا کہ دو یا تین لوگ آئے اور متوفی پر گولی چلا دی۔

ملزموں پر دفعہ 34 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت الزام عائد کیا گیا ہے۔ ریکارڈ پر موجود شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ آتشیں ہتھیاروں سے لیس تھے اور آل نے ملکی ساختہ بندوق سے پستول اے 2 سے گولی چلائی تھی۔ فردِ ضبطی سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جائے وقوع سے 9 ملی میٹر کے دو خالی کارتوس اور ایک 12 بور کا خالی کارتوس برآمد ہوا۔ ریکارڈ پر موجود شواہد سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ آل کے پاس پستول تھی اور دیگر ملزموں کے پاس دیسی ساختہ بندوق تھی۔ پستول اور دیسی ساختہ بندوق دونوں استعمال کی گئیں اور یہ حقیقت جائے وقوعہ سے برآمد شدہ خالی کارتوس سے ثابت ہوتی ہے۔

یہ حقیقت کہ ملزم اے 1 سے اے 3 آگ کے ہتھیاروں کے ساتھ واقعہ کی جگہ پر اکٹھے ہوئے، یہ ثابت کرے گی کہ ان کے درمیان موت کا سبب بننے کا پہلے سے طے شدہ منصوبہ تھا۔ چونکہ موت کا سبب بننے کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے میں اے 2 اور اے 3 کی شرکت تھی، اس لیے دفعہ 34 آئی پی سی کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 آئی پی سی کے تحت اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ لہذا، اپیل گزاروں کے لیے تعلیم یافتہ وکیل دلیل کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

ایک اور حقیقت جس کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے وہ 12 گھنٹے کے بعد جائے وقوع سے مادی اشیاء کی بازیابی ہے حالانکہ پولیس اسٹیشن سے فاصلہ 200 فٹ تھا۔ تفتیشی افسر شری ریڈی، گواہ استغاثہ 7 کے شواہد سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ متوفی کی لاش اور جائے وقوع کی حفاظت کے لیے تخر کشک کا انتظام کرنے کے بعد، وہ پوری رات جگتیال شہر میں اور اس کے آس پاس اپنے عملے کے ساتھ ملزم کی تلاش میں گیا اور اگلی صبح صبح 6 بجے وہ ہسپتال گیا اور رات 8 بجے تک وہاں موجود رہا۔ اس کے بعد، وہ جائے وقوع پر آیا اور مادی اشیاء کو جمع کیا۔ پولیس افسر کے لیے ملزم شخص کی تلاش میں جانا بالکل فطری ہے۔ اس کے علاوہ، اس نے جائے وقوع پر محافظ رکھنے کی احتیاط برتی۔ لہذا، اس تاخیر کی مناسب وضاحت کی گئی ہے اور مناسب اقدامات کیے گئے ہیں تا کہ جائے وقوع کو پریشان نہ کیا جا سکے۔ لہذا، استغاثہ کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا اور فاضل وکیل دلیل کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ملزم اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کے مطابق، اگرچہ پی ڈبلیو 3 نے بیان دیا ہے کہ 10- 15 افراد واقعے کے وقت آس پاس موجود تھے، لیکن استغاثہ نے کسی آزاد گواہ سے پوچھ گچھ نہیں کی۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے شواہد پر کچھ بھی نہیں ہے کہ اس واقعے کا کوئی اور چشم دید گواہ تھا۔ تمام چشم دید گواہوں کا معائنہ کرنے کے بعد، چاہے قریب موجود دیگر افراد کا معائنہ نہ کیا گیا ہو، چشم دید گواہوں کے ثبوت کو ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ عدالتوں کا تعلق معیار سے ہوتا ہے نہ کہ شواہد کی مقدار سے اور فوجداری مقدمے میں اثباتِ جُرم گواہ کے واحد ثبوت پر مبنی ہو سکتی ہے اگر اس سے اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

اوپر بیان کردہ وجوہات سے، ہمیں اس اپیل میں کوئی خوبیوں نہیں ملتا اور اسی کے مطابق اسے مسترد کردیا جاتا ہے۔

ایس۔وی۔کے

اپیل مسترد کردی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document